REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۳ احسان ۱۳۳۷ ھش | ۱۳ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۸ جون کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

اقوام متحدہ کے مبصروں کی ایک جماعت عنقریب بیروت پہنچنے والی ہے

یہ مبصر لبنان کے حالیہ فسادات میں بیرونی مداخلت کے الزام کا جائزہ لیں گے

نیویارک ۱۲ جون۔ لبنان نے حفاظتی کونسل میں متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جو شکایت کی تھی۔ اس کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے اقوام متحدہ کے مبصروں کی ایک جماعت عنقریب بیروت پہنچنے والی ہے۔ اس امر کا اعلان کل یہاں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کیا ہے۔ یاد رہے حفاظتی کونسل میں بحث کے دوران سویڈن کے نمائندے مسٹر یارنگ نے مبصر بھیجنے کی تجویز پیش کی تھی۔ کل جب اس تجویز پر رائے شماری ہوئی تو اس کے حق میں دس ووٹ آئے اور اس طرح یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ روسی نمائندے نے کہا میرے نزدیک حفاظتی کونسل کی طرف سے اس بارہ میں کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ مغربی طاقتیں لبنان کی بے جا حمایت کر کے متحدہ عرب جمہوریہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہی ہیں۔ سویڈن کی تجویز منظور ہو جانے کے بعد حفاظتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اجلاس ختم ہونے کے تھوڑی دیر بعد مسٹر ہمرشولڈ نے عنقریب مبصر بھیجنے کا اعلان کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ لبنان میں مبصروں کی سرگرمیوں سے حفاظتی کونسل کو پوری طرح باخبر رکھا جائے گا۔ بیروت کے سیاسی حلقوں نے مبصر بھیجنے کے متعلق حفاظتی کونسل کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ تجویز منظور کر کے اقوام کونسل نے ایک لحاظ سے لبنان کی شکایت تسلیم کر لی ہے۔

جنرل ڈیگال نے الجزائر کے "ڈیلی گیٹ جنرل" سے جواب طلب کر لیا

عوامی حفاظتی کمیٹی کی قرارداد سے عدم اتفاق کا اظہار

پیرس ۱۲ جون۔ گزشتہ منگل کے روز الجزائر کی عوامی حفاظتی کمیٹی نے جو قرارداد منظور کی تھی۔ فرانس کے وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے الجزائر کے "ڈیلی گیٹ جنرل" جنرل سالاں سے اس کے بارے میں جواب طلب کیا ہے۔ یاد رہے قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ فرانس میں تمام سیاسی پارٹیاں توڑ دی جائیں۔ اور الجزائر کو مکمل طور پر فرانس میں شامل کر لیا جائے۔ نیز میونسپل انتخابات بھی منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا جنرل ڈیگال نے اس قرارداد کو نامناسب قرار دیتے ہوئے بتایا کہ اس پر عمل کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے جنرل ڈیگال نے الجزائر کی عوامی حفاظتی کمیٹی کے سیاسی مشیر کو فوری طور پر پیرس طلب کیا ہے۔ چنانچہ وہ آج الجزائر سے پیرس روانہ ہو رہے ہیں۔

— واشنگٹن ۱۲ جون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس ۵ جولائی کو پیرس جائیں گے اور وہاں فرانس کے وزیر اعظم جنرل ڈیگال سے تبادلۂ خیالات کریں گے۔

صدر آئزن ہاور کو انگلستان آنے کی دعوت

واشنگٹن ۱۲ جون۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن صدر آئزن ہاور اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے تین دن تک بات چیت کرنے کے بعد کل واشنگٹن سے اوٹاوہ پہنچ گئے۔ روانہ ہونے سے قبل انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے صدر آئزن ہاور کو نومبر میں لندن آنے کی دعوت دی ہے۔

۸۰۰ سال پرانا قلعہ مسمار

بیروت ۱۲ جون۔ کل طرابلس میں اتنی شدید لڑائی ہوئی کہ بغاوت شروع ہونے کے بعد سے اب تک اتنی شدید لڑائی پہلے نہ ہوئی تھی۔ سرکاری فوجوں نے شدید گولہ باری کر کے ۸۰۰ سال پرانا ایک قلعہ بالکل مسمار کر دیا۔ باغیوں نے اس قلعہ کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔

لاہور ڈویژن کے نئے کمشنر مسٹر ایم مسعود

لاہور ۱۲ جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق صوبائی محکمہ مواصلات اور تعمیرات کے سیکرٹری مسٹر ایم مسعود کو ترقی دے کر میجر اللہ داد خان کی جگہ لاہور ڈویژن کا کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ میجر اللہ داد کا تبادلہ کمشنر ملتان ڈویژن کے طور پر کیا گیا ہے مسٹر ایچ زیدی بہاولپور ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں آپ ملتان ڈویژن کے کمشنر مسٹر اے ایم کے لغاری کو فارغ کریں گے۔ جن کے پاس بہاولپور ڈویژن کا چارج زائد تھا۔

سرکاری ملازمین کے بچوں کو وظائف

کراچی ۱۲ جون۔ حکومت نے ۵۰۰ روپے ماہوار تک تنخواہ پانے والے کلاس ۲ کے نان گزٹیڈ اور کلاس ۳ کے سرکاری ملازمین کے بچوں کو ملک میں تعلیم دلانے کے لئے وظیفہ دینے کی خاطر پانچ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ یہ وظیفے ان بچوں کو میٹرک کر لینے کے بعد سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے دیئے جائیں گے۔ لڑکیوں کو یہ وظیفے آرٹس کیلئے دیئے جائیں گے۔ ان کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی شرط نہیں ہے۔ یہ وظائف مقابلوں کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جو رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کا نصف مشرقی پاکستان کو ملے گا۔ اور نصف مغربی پاکستان کو جس میں کراچی بھی شامل ہے اس سلسلہ میں ایک بورڈ کی تشکیل کی جائے گی۔ جس کے صدر وزیر تعلیم ہوں گے۔

— کراچی ۱۲ جون۔ قومی اسمبلی کی فنانس سٹینڈنگ کمیٹی نے ملک میں زرعی اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے ۴۷ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۸ء

مفتری کی سزا

مولانا محمد نعیم استاذ دار العلوم دیوبند کا ایک فاضلانہ مضمون "قرآن مجید کے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات" کے زیر عنوان ہفت روزہ ایشیا لاہور ۶ جون ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے۔ پہلا سوال جس کا جواب آپ نے دیا ہے حسب ذیل ہے

(۱) اس امر کا سب سے مضبوط ثبوت کیا ہے کہ قرآن خدا کی طرف سے اور انسان کی طرف سے نہیں۔

اس سوال کا جواب جو آپ نے دیا ہے تین دلیلوں پر مشتمل ہے تیسری دلیل یہاں نقل کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین (سورۃ حاقہ)

تیسری عقلی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عادت یہ ہے کہ مدعی الوہیت کاذبہ کے ساتھ تو تسامح اور چشم پوشی کا معاملہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہزارہا دلائل وشواہد اس کی تردید اور تکذیب پر موجود ہیں لہذا تلبیس کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے ساتھ استدراج کا معاملہ کیا جا سکتا ہے خوارق کا ظہور اس سے ہو سکتا ہے۔ لیکن نبوت کا مسئلہ الوہیت سے علیحدہ ہے۔ نبوت صادقہ اور کاذبہ میں تلبیس کی گنجائش کافی پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں انسان ہی ہوتے ہیں۔ یہاں مدعی نبوت کاذبہ کو اگر خوارق کی گنجائش دی جاتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مغالطہ میں پڑ سکتے ہیں اور وہ اس میں معذور ہوں گے۔ اس لئے عادت اللہ کے لحاظ سے مدعی نبوت کاذبہ ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کو مہلت نہیں دی جاتی۔ تاکہ لوگ جھوٹے اور سچے میں اچھی طرح امتیاز کر سکیں لیں۔

حاصل اس آیت اور دلیل کا یہ ہو گا۔ کہ اگر یہ کلام اللہ تعالےٰ کا نہ ہوتا اور آپ غلط طور پر اس کی نسبت خداوند تعالےٰ کی طرف فرماتے تو اللہ تعالےٰ کی عادت کے مطابق آپ کو ہلاک کر دیا جانا ضروری تھا حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ دشمنوں کی پوری کوششوں کے باوجود آپ ہر طرح مامون و محفوظ بلکہ کامیاب رہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ یہ اللہ ہی کا کلام ہے۔ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی تاریخ اس کی شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت امر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اور ان کو ہلاک کر دیا۔ مسیلمہ کذاب کے سامنے ایک کانا شخص پیش کیا گیا۔ کہ اس پر آپ دست شفا پھیر دیجئے۔ چنانچہ جونہی اس نے ہاتھ پھیرا۔ اللہ نے اس کی برکت سے اس کی دوسری آنکھ کا بھی صفایا کر دیا۔ ایک شور کنوئیں میں اس کا لعاب دہن ڈلوایا گیا۔ تو پانی شیریں تو کیا ہوتا کنواں ہی خشک ہو گیا۔ مگر آپ کے ساتھ اس قسم کی بات پیش نہیں آئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام اللہ ہونے کے دعوے میں آپ صادق ہیں۔ اور وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ"

(ایشیا ۶/۹ جون)

یہی دلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اور جیسا کہ تمام مفسرین قرآن نے سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ایسے ادعا کی مدت ۲۳ سال ٹھہرائی ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مدت ہے۔ یعنی اگر کوئی مدعی الہام ووحی ۲۳ سال یا اس سے زیادہ عرصہ زندہ رہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کو اس آیہ کریمہ کے نتیجہ میں ہلاک نہ کرے۔ تو یہ استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔

جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دلیل اپنی صداقت کے لئے پیش کی۔ تو مخالف علماء نے کہنا شروع کر دیا کہ ایسے مفتری تو بڑی لمبی لمبی عمریں بھی پاتے ہیں۔ حال میں مودودی صاحب نے بھی کہا ہے۔ کہ یہ آیہ کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس میں عام سنت اللہ کا ذکر نہیں۔ یہ تکلف بھی آپ نے اس لئے کیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے معیار کے مطابق بھی سچے ثابت ہوتے ہیں۔ اب مولانا محمد نعیم صاحب نے مودودی صاحب کے ترجمان ایشیا میں اس بات کو بیان کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے ہمخیال غلطی پر ہیں۔ اور مولانا محمد نعیم صاحب استاذ دار العلوم دیوبند نے لفظ بلفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید فرمائی ہے۔ اور اسکو عام سنت اللہ کے طور پر پیش کر کے گویا مودودی صاحب اور مخالفین احمدیت کا مونہہ بند کر دیا ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی سے ۱۹۰۷ء ایڈیشن کا اکثر حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ فھو ھذا

" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو فرمایا۔ کہ اگر وہ ہمارے پر کچھ افترا کرتا۔ تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ صرف خدا تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ غیرت اپنی ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ اگر مفتری ہوتے تو آپ کو ہلاک کر دیتا۔ مگر دوسروں کی نسبت یہ غیرت نہیں ہے۔ اور دوسرے خواہ کیسا ہی خدا پر افترا کریں اور جھوٹے الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دیا کریں۔ ان کی نسبت خدا کی غیرت جوش نہیں مارتی۔ یہ خیال جیسا کہ غیر معقول ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں کے برخلاف بھی ہے۔ اور اب تک توریت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے۔ کہ جو شخص خدا پر افترا کرے گا۔ اور جھوٹا دعوے نبوت کا کرے گا۔ وہ ہلاک کیا جاوے گا۔ علاوہ اسکے قدیم سے علمائے اسلام آیت لو تقول علینا کو عیسائیوں اور یہودیوں کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے بطور دلیل پیش کرتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک کسی بات میں عموم نہ ہو۔ وہ دلیل کا کام نہیں دے سکتی۔ بھلا یہ کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر افترا کرتے تو ہلاک کئے جاتے اور تمام کام بگڑ جاتا۔ لیکن اگر کوئی دوسرا افترا کرے۔ تو خدا ناراض نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے پیار کرتا ہے۔ اور اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ مہلت دیتا ہے۔ اور اس کی نصرت اور تائید کرتا ہے۔ اس کا نام تو دلیل نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ یہ تو ایک دعوے ہے کہ جو خود دلیل کا محتاج ہے افسوس میری عداوت کے لئے ان لوگوں کی کہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے نشانوں پر بھی حملے کرنے لگے۔ چونکہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ میرے اس دعوے وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ ۲۳ برس تھے۔ اور یہ ۳۰ سال کے قریب اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالےٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے۔ اس لئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنے والا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے ۳۰ سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے۔ اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے نیک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہاں تک کہ اس مدت دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھایا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مدت اور اس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لو تقول علینا یہ نشان بھی ثابت ہو گیا۔ ورنہ تم اس سے پوچھے جاؤ گے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۴ تا صفحہ ۲۰۶)

بعض اعتراضات کے جوابات

(از محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

(۲)

سوال چہارم "حال ہی میں ایک شخص عبد الغفور نامی مرتد ہو کر آریہ سماج میں داخل ہوا۔ اور دھرمپال نام رکھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۹)

اس پر حکیم صاحب کہتے ہیں کہ اس کا نام محمود تھا۔

جواب میں واضح ہو کہ حکیم صاحب کی تحقیق اس بارہ میں غلط ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ اس کا پہلا اسلامی نام عبد الغفور ہی تھا جب وہ مرتد ہوا تو اس کا نام دھرمپال رکھا گیا۔ جب اس نے دوبارہ اسلام قبول کیا تو اپنا نام غازی محمود رکھا۔ اسی مناسبت سے اس نے ہندوؤں کے خلاف ایک کتاب لکھی اور اس کا نام بت شکن رکھا۔ اور ایک اور کتاب لکھی جس کا نام کفر توڑ رکھا۔

سوال پنجم "حمل والی عورتوں کی طلاق کی عدت یہ ہے کہ وہ وضع حمل تک بعد طلاق دوسرا نکاح کرنے سے دستکش رہیں۔ اس میں یہی حکمت تھی کہ حمل میں نکاح ہو جائے تو ممکن ہے کہ دوسرے کا بھی نطفہ ٹھہر جائے۔ اس صورت میں نسب ضائع ہوگی۔ اور یہ پتہ نہیں لگے گا۔ کہ دونوں لڑکے کس کس باپ کے ہیں۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۲۱)

اس عبارت پر حکیم صاحب معترض ہیں۔ گویا "مرزا صاحب کے ہاں حمل میں حمل کا امکان ہے۔

جواب۔ آریہ دھرم صفحہ ۲۱ کا حوالہ دینے میں حکیم صاحب سے سہو ہوئی ہے۔ یہ عبارت دراصل صفحہ ۱۹ کی ہے۔

اصل اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حمل کی حالت میں دوسرے حمل کا امکان ہے یہ امکان اصول حکمت کے خلاف نہیں بلکہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ پر اس عبارت سے پہلے حضرت اقدس نے اس کے شواہد بھی پیش کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب نے یہ اعتراضات کسی جھوٹ بولنے والے مخالف کی کتاب سے نقل کر دیئے ہیں اور خود اصل کتابوں کا مطالعہ فرما کر یہ اعتراضات نہیں کئے کیونکہ ان کے اس اعتراض کا جواب تو خود آریہ دھرم صفحہ ۱۸ پر موجود تھا حضور لکھتے ہیں:-

"حال کی تحقیقات جدیدہ کی رو سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے ڈاکٹروں نے اس میں مشاہدات پیش کئے ہیں۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب یعنی مصنف "معدن الحکمت" اپنی کتاب کے صفحہ ۶۳ میں لکھتے ہیں کہ ایک حمل پہلے حمل کے بعد کچھ دنوں کے فاصلہ سے ٹھہر سکتا ہے اور اس کے ثبوت میں سے ایک یہ ہے کہ ایک صاحب اپنا مشاہدہ لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ۱۷۱۴ء میں ایک گوری عورت کے دو لڑکے ایک کالا اور دوسرا گورا تھوڑی دیر کے فاصلہ سے پیدا ہوئے اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسکے خاوند کے بعد ایک حبشی نے مجامعت کی تھی۔ اسی طرح ڈاکٹر میٹن صاحب نے بیان کیا ہے کہ حمل پر تین مہینے کے وقفہ سے حمل ٹھہر گیا۔ اور دو لڑکے پیدا ہوئے اور انہوں نے عمر پائی اور کوئی ان میں سے نہ مرا۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۱۸-۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ان شواہد کی بناء پر اسلامی قانون عدت کی ایک حکمت بیان کر رہے ہیں اور حمل میں حمل کے امکانات کا ثبوت بھی پیش کر رہے ہیں۔ مگر آپ کے مخالفین کا حال ملاحظہ ہو کہ آپ کی عبارتوں میں قطع و برید سے کام لے کر آپ کی پر حکمت باتوں کو جو اسلام کی تائید میں لکھی گئیں جھٹلانے پر کمربستہ ہیں۔ سچ فرمایا ہے سعدی مرحوم علیہ الرحمۃ نے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است
گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

کہ ہنر عداوت کی نگاہ میں بہت بڑا عیب ہے۔ (اس لئے) سعدی بے تو پھول مگر دشمنوں کی نگاہ میں کانٹا ہے۔

سوال ششم:- "جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اس حساب سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن یعنی چہار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے بعد از دوپہر چوتھا گھنٹہ لیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۱)

اس پر حکیم صاحب پوچھتے ہیں صفر چوتھا مہینہ اور چہار شنبہ چوتھا دن کیسے ہے؟

جواب۔ چونکہ اس لڑکے یعنی مبارک احمد کو از روئے الہام الٰہی چار کے عدد سے ایک خاص نسبت تھی کیونکہ اس کی ولادت کے بارہ میں بہت پہلے یعنی ۱۸۸۳ء میں حضرت اقدس کو الہام ہوا تھا "تین کو چار کرنے والا مبارک"۔ (ملاحظہ ہو نزول المسیح صفحہ ۱۶۹) اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو پیدائش پر اس جگہ تین کو چار کرنے کے لحاظ سے جس جس صورت میں اس کی نسبت پائی جاتی تھی وہ بیان فرما دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس عبارت میں مصنف یا کاتب سے سبقت قلم سے سہواً "چوتھا یوم ماہ صفر" کی بجائے چوتھا مہینہ یعنی ماہ صفر لکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ مبارک احمد صفر کے چوتھے دن پیدا ہوا تھا۔ اور صفر اسلامی کیلنڈر کے لحاظ سے دوسرا مہینہ ہے۔ چار صفر کی بجائے چوتھا کے لفظ کو سیاق و سباق کی مناسبت سے اختیار کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کے سباق میں چوتھا لڑکا اور سیاق میں چوتھا دن یعنی چہار شنبہ اور بعد از دوپہر چوتھا گھنٹہ کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ پس اس جگہ چوتھا کے آگے یوم کی بجائے مہینہ کا لفظ لکھا جانا سہو کتابت پر ہی محمول ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعودؑ اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ و ۴۴ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"سو صاحبو وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چہار شنبہ پیدا ہوا اور عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اس کی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ ۴ صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔ اس کی پیدائش کا دن ہفتے کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ بعد دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا۔ یہ بچہ خود چوتھا تھا۔"

اس جگہ صفر کو چوتھا مہینہ نہیں لکھا۔ بلکہ ۴ صفر کے دن پیدا ہونے کو نشان قرار دیا گیا ہے۔ ہاں چہار شنبہ کو چوتھا دن موجودہ عرف عام کے لحاظ سے لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ خود چہار شنبہ میں چہار کا لفظ بلحاظ عرف اسے ہفتہ کا چوتھا دن قرار دیتا ہے۔ عربی ناموں میں بھی اس کا نام یوم الاربعاء رکھا گیا ہے جس کے لفظی معنی چوتھا دن ہی ہیں۔ اس سے پہلے اتوار کو یوم الاحد یعنی پہلا دن۔ سوموار کو یوم الاثنین یعنی دوسرا دن اور منگل کو یوم الثلاثاء یعنی تیسرا دن قرار دیا گیا۔ اس کے بعد کو یوم الاربعاء چوتھا دن اور جمعرات کے دن کو یوم الخمیس پانچواں دن عربی زبان میں اور پنجشنبہ فارسی زبان میں قرار دیا گیا ہے۔ پس بدھ جو چار شنبہ یا یوم الاربعاء ہے عرف عام کے اعتبار سے ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن ہی ہے۔

سوال ہفتم:- "تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن کے بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر"۔ (پیغام صلح صفحہ ۱۹-۲۰)

حکیم صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان درست نہیں۔

جواب۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ حکیم صاحب اگر سیرت حلبیہ کا مطالعہ فرمائیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بارہ میں اس امر میں اختلاف موجود ہے کہ آپ کے والد ماجد آپ کی ولادت سے پہلے وفات پا گئے تھے یا انہوں نے آپ کی ولادت کے بعد وفات پائی۔ چنانچہ سیرت حلبیہ جزو اول صفحہ ۵۳ باب وفات والدہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل میں لکھا ہے:-

"قیل ان موت والدہ صلی اللہ علیہ وسلم کان بعد ان تحولھا من حملھا شھران وقیل قبل ولادتہ بشھرین وقیل کان فی المھد حین توفی ابوہ ابن شھرین۔"

کہ کہا گیا ہے کہ آپ کے والد کی وفات اس وقت ہوئی جب کہ حضرت آمنہ کے حمل پر دو ماہ گزر چکے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی وفات آپ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ گہوارہ میں تھے۔ جب کہ آپ کے والد نے وفات پائی۔ اس وقت آپ دو ماہ کے تھے۔ پھر آگے لکھا ہے

ذکرہ السہیلی وعلیہ اکثر العلماء۔

کہ یہ روایت سہیلی نے ذکر کی ہے اور اکثر علماء اسی روایت کو مانتے ہیں۔ گویا بہت سے علماء کی یہی تحقیق ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان تاریخی ثبوت پر مبنی ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود کا یہ لکھنے سے کہ وہاں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر وفات پا گئے تھے مراد محاورہ صرف یہ ہے کہ آپ ابھی چھوٹے بچے ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں۔ محاورہ میں چند دن یا چند ماہ کا لفظ عرصہ کی قلت پر زور دینے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک سن رشد کو نہ پہنچے ہوئے لڑکے کے متعلق کہہ دیتے ہیں ابھی تو اس کے دودھ کے دانت ہیں یا یہ کہ کل کا بچہ ہے۔ حالانکہ اس وقت درحقیقت نہ اس کے دودھ کے دانت ہوتے ہیں۔ نہ وہ کل کا بچہ ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں یہودیوں کے مذکور قول کیف نکلم من کان فی المھد صبیا کا بھی یہی مفہوم ہے۔ یعنی وہ بھی چھوٹی عمر کے قرار دئے گئے ہیں۔ ورنہ درحقیقت وہ گہوارہ میں نہ تھے۔ بلکہ ان کی والدہ انہیں سوار کر کے قوم کے سامنے لائی تھیں۔

امریکی سفیر مقیم ڈچ گی آنا کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا تحفہ

از مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق صاحب ڈکا بتوسط ایڈیٹر تبشیر

ایک عرصہ سے خاکسار اس کوشش میں تھا کہ آنریبل MR. MACKNIGHT سفیر امریکہ کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بطور تحفہ پیش کروں۔ چنانچہ خاکسار نے بذریعہ فون ان سے ملاقات کا وقت لیا۔ دوران گفتگو میں علاوہ دیگر امور کے خاکسار نے تحفہ پیش کرنے کی پیشکش کی جو انہوں نے خوشی سے قبول کی۔ باوجود اپنی مصروفیات کے پندرہ مئی بروز جمعرات صبح آٹھ بجے کا وقت دیا۔ چنانچہ خاکسار اور برادرم مولوی عبدالعزیز صاحب جمن بخش وقت مقررہ پر امریکی سفارت خانہ میں گئے۔

رسمی تعارف کے بعد آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر خاکسار نے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ سفیر موصوف کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد ایک ایڈریس پڑھا۔ جس میں قرآن پاک کی اہمیت کو واضح کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی بنیاد و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کو پیش کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ مذہب اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ جو تمام خوبیوں کا حامل ہے۔ قرآن کریم پائیدار عالمی امن کے قیام کے لئے ایسے اصول بیان کرتا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے دنیا کی تمام اقوام خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی آزادی ضمیر کے ساتھ اپنے حقوق کی نگہداشت کر سکتی ہیں۔ اور کسی قسم کا بھی خوف و ہراس باقی نہیں رہتا۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی قیادت میں بیرونی مشنوں مساجد اور مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا باوجود شدید مشکلات و نامساعد حالات در پیش ہونے کے جماعت تمام دنیا کو اسلام و احمدیت کے محبت بھرے پیغام سے روشناس کرا رہی ہے۔

ایڈریس کے خاتمہ پر سفیر موصوف نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے یہ تحفہ حاصل کرنے سے بہت خوشی ہوئی ہے اپنے پروگرام میں کوشش کروں گا قرآن کریم کے مطالعہ کو دیکھوں گا تا مجھے اس کی خوبیوں سے واقفیت ہو"۔

اس موقع پر پریس کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ اس تقریب کا فوٹو یہاں کے مشہور کثیر الاشاعت اخبار DE NIEUWE TIJD نے شائع کیا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ربوہ کی یادگاری مسجد

مخیّر اصحاب چندہ دیکر ثواب حاصل کریں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ اکثر احباب کو معلوم ہوگا جس دن حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مرکز ربوہ کے افتتاح کے لئے بیس ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ میں تشریف لائے تھے اور یہاں بہت سے مخلص احباب کی موجودگی میں بڑی دعاؤں کے ساتھ افتتاحی تقریر فرمائی تھی اور برکت کے خیال سے پانچ جانور بھی صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے تھے۔ اس دن حضرت امیرالمومنین نے ربوہ میں جو پہلی نماز ادا کی تھی اس کے نشان ایک قومی یادگار کے طور پر اسی وقت محفوظ کر لئے گئے تھے۔ یہ جگہ نقشہ آبادی ربوہ کے لحاظ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے احاطہ میں آئی ہے۔ اور اب اس جگہ ایک چھوٹی سی یادگاری مسجد تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ چنانچہ جب ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فضل عمر ہسپتال کی شاندار عمارت کا افتتاح فرمایا۔ تو اس دن اس مسجد کی بنیادی اینٹ پر بھی دعا فرمائی۔ اور اب اس جگہ خدا کے فضل سے مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ جس پر پانچ ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔ چونکہ یہ ایک اہم یادگاری مسجد ہوگی۔ اور قومیں اپنی یادگاروں کے ذریعہ ہی زندہ رہا کرتی ہیں۔ چنانچہ اسلام میں حج کی تمام رسوم اسی قسم کی مبارک یادگاروں کی بناء پر قائم ہیں۔ اس لئے جماعت کے مخلص دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لے کر ان برکات سے حصہ پائیں۔ جو خدا کا گھر بنانے والوں کے لئے ازل سے مقدر ہیں اور یہ گھر تو عام گھر نہیں ہے۔ بلکہ خدا کا ایک یادگاری گھر ہوگا جو ہمیشہ ربوہ کی سب سے پہلی نماز کی یادگار رہیگا۔

عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد جو اس مسجد کی تعمیر کے انچارج ہیں ان کا خیال ہے کہ اس مسجد کو بہت خوبصورت اور دلکش رنگ میں بنایا جائے اور اس کا بیرونی رنگ سفید سیمنٹ کا ہو۔ جو تمام رنگوں میں بے عیب رنگ سمجھا جاتا ہے۔ پس جو دوست اس مبارک تعمیر اور خدا کے اس یادگاری گھر کے آباد کرنے میں حصہ لینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے چندے کی رقوم عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ کے نام یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوا کر ثواب حاصل کریں اور منی آرڈر یا بیمہ وغیرہ میں یہ صراحت کر دی جائے کہ یہ چندہ ربوہ کی یادگاری مسجد کیلئے ہے۔ اس مسجد میں ایک کتبہ بھی نصب کیا جائے گا۔ جس میں اس کے ضروری کوائف درج کئے جائیں گے۔ دنیا کے اموال تو آنے جانیوالی چیزیں ہیں۔ اور دنیا کے گھر بھی ایک مٹنے والی جائداد ہے۔ مگر خدا کا گھر اور اسے آباد کرنے کا ثواب ایک دائمی برکت ہے۔ اور مبارک ہیں وہ دوست جو اس برکت میں حصہ دار بنیں۔

فقط والسلام (مرزا بشیر احمد ربوہ)

۱۹۴۷ء کے فسادات میں قابل فخر نمونہ کس کا تھا؟

(منقول از رفتار زمانہ ۴ جون ۱۹۵۸ء)

۱۹۴۷ء کی شورش میں جہاد

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلےٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان جمعیت اہل حدیث کی سالانہ رپورٹ میں رقمطراز ہیں:۔

"شاہ شہید کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اہل حدیث حضرات کے کانوں میں جہاد کے نغمے تو سمع نواز ہوتے ہی رہتے تھے شہید حق کا پیغام بھی گونجتا رہتا تھا۔ اس لئے اہل حدیث کے دل میں جہاد کی قیمت اور شہادت کا شوق ہمیشہ کروٹیں لیتا رہا۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگاموں میں بھی اتفاقاً سکھ جتھہ داروں سے پیش پیش تھے وہ آج سے سوا سو سال قبل بھی اہل توحید کی دست بدست جنگ سکھوں ہی سے ہوئی تھی اپنے بزرگوں کی شہادت سکھوں کے مظالم انگریزوں کی شرپسندی ایک تاریخی حقیقت تھی۔ مشرقی پنجاب میں جو ہنگامے ہوئے وہ بھی اس لحاظ سے بالاکوٹ کے ہنگاموں سے ملتے جلتے تھے

اس لئے اہل حدیث علماء اور عوام نے ان ہنگاموں میں پوری جوانمردی سے حصہ لیا عوام کی طرح بھاگنے سے انکار کر دیا۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عموماً جرأت سے مقابلہ کیا اگر فوجی طاقت مشرقی پنجاب میں شرارت پسند عناصر کا ساتھ نہ دیتی تو بالکل ممکن تھا کہ مسلمان سکھوں کو دہلی سے ورے سنبھالا نہ لینے دیتے۔ موحد نوجوانوں نے ان معرکوں میں بھاگنے سے انکار کر دیا۔ ان کا خیال بھی نہ تھا کہ وہ ترک وطن کریں گے۔ وہ اس شورش اور ہنگامہ کو وقتی سمجھ کر وہیں مقیم رہے۔ خود برباد ہوئے۔ عزیز و اقارب مظالم کا تختہ مشق بنے آبرو ئیں برباد ہوئیں اور بالآخر اکثر نے جام شہادت نوش کیا اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم وارفع درجاتھم" (الاعتصام ۲۱ مارچ ۵۸)

بلاشبہ بعض اہلحدیث مسلمانوں نے اس شورش میں واقعی قابل فخر نمونہ دکھلایا اور بعض ظالم حملہ آوروں کی سنگینوں سے شہید بھی ہوئے مگر ہمیں کہنے دیجئے کہ اس باب میں سب سے زیادہ جرأت دلیری۔ جانبازی اور مجاہدانہ عزم ان "کافروں" نے دکھایا جنہیں ہمارے یہاں "قادیانی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس وقت پورا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو چکا ہے مگر یہ لوگ آج تک نہایت جوانمردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیان میں مقیم ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کے دلربا نغموں سے کفرستان کی فضاؤں میں ارتعاش پیدا کر رہے ہیں ۔

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رند قدح خوار ہوئے

معزز معاصر "آزاد" نے اسی لئے لکھا تھا:

"مشرقی پنجاب کے عوام تو خیر عوام ہی تھے۔ لیکن جس بزدلی سے مسجدوں کے اماموں اور خانقاہوں کے مجاوروں اور دہلی شریف و اکثر شریف کے سجادہ نشینوں نے فرار اختیار کیا وہ اسلام کی سپرٹ اور تعلیم کے صریحاً خلاف تھا۔ تمام عمر اوقاف کی کمائی اپنے نفس پر صرف کر کے شعائر اللہ کو کافروں کے حوالہ کر دینا اور خود بھاگ نکلنا قابل شرم فعل ہے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ دہلی کے سجادہ نشین صاحب جو اس مقدس تربت کی کمائی تمام عمر کھاتے رہے یوں بھاگے گویا بستی کے لوگوں سے فرمایا۔ حضرت صاحب نے خواب میں حکم دیا ہے کہ میں پاکستان جا رہا ہوں تم بھی چلو۔ اجمیر کے متعلق حال ہی میں حیدرآباد سندھ کے متولیوں کا ایک پوسٹر آیا تھا جس میں درج تھا کہ خواجہ اجمیر کا عرس دارالکفر کی بجائے دارالاسلام میں منایا جا رہا ہے اور تمام اہل اسلام کو دعوت شمول ہے۔ امام ناصر الدین جالندھر کا روضہ آج بے یار و مددگار پڑا ہوا ہے۔ مجدد الف ثانی کے مزار اقدس پر آج نہ کوئی چراغ جلانے والا ہے اور نہ ملحقہ مسجد میں اذان دینے والا ہے۔ اسی طرح ہزاروں مساجد جن میں کئی مسجدیں یادگار ہیں سونی پڑی ہیں اور ان گنت اپنی حرمت کھو کر گوردواروں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ بعض کو گھروں کی شکل دے دی گئی ہے اور بہت سی اصطبلوں اور پاخانوں میں بدل دی گئی ہیں۔ کیا ان مساجد اور معابد کے ٹھیکیداروں کو علم ہے کہ ان کے اس اسلام پر خود کفر کی جبیں سے عرق ندامت کے قطرے جھلکتے ہیں .... آج بھی مرزا غلام احمد کے مزار کی حفاظت کے لئے وہاں جاں نثار مرزائی موجود ہیں اور اب بھی وہاں مسجدوں میں اذان دی جاتی ہے۔ ایک طرف نبوت باطلہ کے پیرووں" (م)

(م) کا اعتقاد دیکھئے کہ وہ اپنے "مقدس امام" کی حفاظت کے لئے اب تک ڈٹے ہوئے ہیں اور اپنی مسجدوں کی آبرو کو بچا رکھا۔ لیکن ذرا ان سے بھی پوچھئے جو درگاہ امام ناصر مزار مجدد الف ثانیؒ اور اسی طرح کے دوسرے سینکڑوں اہل اللہ کے مقبروں کی آمدنی ڈکارتے رہے اور اب دارالکفر کی بجائے دارالاسلام میں عرس مناکر ضعیف الاعتقاد مریدوں کی جیبیں ٹٹول رہے ہیں ...... کیا ...... مشرقی پنجاب کے سجادہ نشین اپنے دل پر ہاتھ رکھ سکتے ہیں کہ ان کے دل میں بھی اسلام ہے۔ ؎

اس مسلمان سے سو بار ہے کافر اچھا
جس مسلمان کے پیش نظر اسلام نہ ہو"

(اخبار آزاد ۲۶ مئی ۱۹۴۸ء)

سینما اور تماشے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیئٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلّی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"

(مطالبات تحریک جدید ۳۷)

نیز فرماتے ہیں:۔

(۲) "مستثنےٰ صرف وہ لوگ ہیں جو سرکاری ملازم ہیں اور ان کو خاص سرکاری تقریبوں میں ایسے تماشوں میں جانا پڑ جائے۔ اگر لازمی نہ ہو تو پھر انہیں چاہیئے کہ خواہ مخواہ دوسروں کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ دیں۔ ایسی جگہ جانے کی جو بدنامی کا موجب ہو کوئی ضرورت نہیں" (ایضاً)

(۳) "پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے"

(مطالبات صفحہ ۳۹)

(۴) حضور فرماتے ہیں:

"جس چیز کو ہم روکتے ہیں وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے۔ لیکن اس کی دوبارہ اجازت کا خیال آپ لوگوں کو دل سے نکال دینا چاہیئے"

(رپورٹ مشاورت ۳۹ ص ۸۷)

(۵) پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ گانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

مندرجہ بالا اقتباسات سے سینما وغیرہ کی قباحت ظاہر ہے اور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات کے ماتحت ہر سچے احمدی کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے اور اپنے بچوں کو اس بدترین لعنت سے محفوظ کرنا چاہیئے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سلسلہ کے ایک مقدس بزرگ تھے وہ تحریر فرماتے ہیں:

"جیسے آجکل سینما کے بغیر لوگ رہ نہیں سکتے اسی طرح اس زمانہ میں (پچاس سال پہلے) تھیئٹر ہوا کرتے تھے۔ مگر چونکہ کبھی کبھی آتے تھے اس لئے اس قدر تباہی نہ تھی۔ مگر اس ظالم کھیل کی چاٹ بری سخت ہوتی ہے۔ جب میں اول اول لاہور تعلیم کے لئے سکول میں داخل ہوا تو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ہاں رہا کرتا تھا۔ ان کے والد مجھ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ان دنوں میری عمر چودہ سال کی تھی۔ ایک دن فرمانے لگے "برخوردار لاہور میں تو آپ آئے ہیں۔ مگر میری ایک نصیحت اپنے پلے باندھ لیں اور جو جی چاہے کرنا مگر تھیئٹر نہ دیکھنا۔ ہم کو اس کا تجربہ ہے۔ پہلے تو ہم اپنے پیسے خرچ کرتے رہے۔ پھر والدہ سے مانگ مانگ کر گذارہ کیا پھر ان کی نقدی اور صندوقچیاں کھولیں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

انیس ۱۹ سالہ میعاد بڑھانے میں حکمت

(۱) "ایسے لوگ جنہوں نے اپنی تمام کی تمام پونجی پہلے سال یا ابتدائی تین سال میں دے دی تھی یا وہ لوگ جنہوں اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندہ دیدیا تھا۔ ان کو آئندہ اس تحریک میں رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ ان سے رعائتیں کی جاتیں۔ تا کہ وہ لوگ جنہوں نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا۔ وہ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں"۔

(۲) مگر اس سے ان لوگوں کا فائدہ اٹھا لینا جو اپنی حیثیت اور وسعت کے مقابلہ میں بہت کم قربانی کر رہے ہیں۔ یہ انسانوں کی راہ میں تو بے شک اچھا بن جانے والی بات ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں انہیں اچھا نہیں بنا سکتی"۔

(۳) "جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس چندہ میں حصہ لینے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے ایک سال میں دو دو ماہ کی آمد دے دی تھی۔ اس طرح اس میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنا تمام اندوختہ ... دیدیا تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ میں نے یہ وعدہ کر دی تھی کہ وہ چونکہ اپنا سارا اندوختہ دے چکے ہیں۔ یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر قربانی کر چکے ہیں۔ اس لئے ان کے چندوں کو یا تو باقی سالوں میں پھیلا دیا جائے یا ایسے احباب کے چندے پہلے تین سال میں پھیلا دئے گئے تھے۔ پس تمام وکیل المال تا پھر پہلے سال جس قدر چندہ انہوں نے دیا تھا۔ اسی قدر چوتھے سال دیدیں۔ اور پھر ہر سال برابر زیادتی کرتے چلے جائیں۔ تا کہ ان کے دل میلے نہ ہوں۔ اور وہ دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں"۔

تحریک جدید کے جب دس سال پورے ہو چکے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کی میعاد میں نو سال اور بڑھا دئے۔ تو یہ میعاد اس حکمت کے ماتحت بڑھائی گئی۔ چنانچہ فرمایا۔

(۴) "میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی (دس سالہ میعاد ختم ہونے کے بعد) قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی کہ دوزخ پر انیس نگران ہوں گے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ اور دوزخ کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن ہونے کے ان کے دوست ہو جائیں"۔

(۵) "اللہ تعالےٰ نے تمام تحریک جدید کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کے سامان پیدا کرے اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے"۔

اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جو سارا اندوختہ دے چکے تھے۔ یا اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانی کر چکے تھے۔ دسویں کے بعد گیارھویں سال یہ رعایت فرمائی۔ کہ ایسے دوست گیارھویں سال میں اپنے نویں سال کے برابر دے کر انیسویں سال تک اضافہ کرتے جائیں یا یہ کہ گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر اور بارھویں سال میں آٹھویں کے برابر علیٰ ہذا القیاس انیسویں سال میں پہلے سال کے برابر دیں۔

(۶) پس ایک وہ درجہ ہے کہ جو ہر سال اپنے سال سے اضافہ کرتا گیا اور دوسرا درجہ وہ جو مذکورہ بالا رعایت سے برابر فائدہ اٹھا کر قربانی کرتے رہے۔ تیسرا درجہ وہ ہو گا۔ جو متعدد سالوں میں ... یا ... کے مطابق دیتے آئے لیکن آخری کچھ سالوں میں اس معیار کو قائم نہ رکھ سکے۔ مگر اپنی موجودہ حالت کے مطابق ۵/- یا اس سے زیادہ ان سالوں میں دیدیا۔ جن میں اپنا معیار قائم نہ رکھا تھا پس انہی تین درجوں کے مطابق سابقون الاولون کی فہرست شائع ہو گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید)

برنالہ ریاست پٹیالہ کے کسی دوست کا پتہ درکار ہے

برنالہ کے باشندہ کوئی صاحب خود پڑھیں یا کسی دوست کو کسی برنالہ کے باشندہ کا پتہ معلوم ہو تو مجھے جلدی پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا۔ جیشی بلڈنگ
نیلا گنبد لاہور

ماہ مئی اور وکیل و ڈاکٹر حضرات

شوریٰ ۱۹۵۲ء میں کئے ہوئے وعدے کے مطابق وکیل۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات ماہ مئی کی آمد کا بیسواں حصہ مساجد ممالک بیرون کے لئے دفتر تحریک جدید کو بھجوانے پر مکلّف ہیں۔ ماہ مئی گذر گیا ہے۔ ہمیں آپ کے عطیہ جات کا انتظار ہے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

چک ۲۳۳ ضلع لائل پور میں جلسہ

۲۵/۵/۵۸ کو زیر صدارت چوہدری امام الدین صاحب پریذیڈنٹ سید علی احمد علی صاحب مربی لائلپور نے "اسلام کی دوسرے مذاہب پر فضیلت" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس پر دائمی عمل کیا جا سکتا ہے۔

۲۶/۵/۵۸ کو زیر صدارت چوہدری امام الدین صاحب جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے مسئلہ نبوت اور وفات مسیح پر تقریر فرمائی۔ بعد میں سوالوں کا موقعہ بھی دیا گیا۔ دونوں دن جلسہ بخیر و خوبی انجام ہوا اور سامعین نے اطمینان سے تقریریں سنیں۔

(پریذیڈنٹ چک ۲۳۳۔ لائلپور)

فصل ربیع اور چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کا سال نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ گویا ہر سال چندہ تحریک جدید نومبر سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض زمیندار بھائی فصل ربیع کے موقعہ کو ضائع کر کے فصل خریف پر اپنی موعودہ رقم کی ادائیگی اٹھا رکھتے ہیں۔ اس طرح ایک تو وہ سبقت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے اپنے مبلغین بھائیوں اور مرکزی کارکنوں کے لئے کسی قدر پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔

اس لئے چندہ کا اصل ثواب اور فائدہ اسی میں ہے۔ کہ فصل ربیع کی آمد سے ہی ادائیگی کر دی جائے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کیلئے دعا و صدقہ

لجنہ اماء اللہ احمد نگر ضلع جھنگ کی طرف سے مورخہ ۸ر جون ۱۹۵۸ء بوقت پانچ بجے شام حضور کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ایک بکرا صدقہ کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ نیز سب ممبرات نے مل کر اجتماعی دعا کی کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (آمین) تا کہ حضور کی زندگی میں ہی احمدیت یعنی اسلام کا جلد بول بالا ہو۔

سکینہ بیگم اہلیہ محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر ضلع جھنگ

اعلان دار القضاء

محترمہ سلمیٰ بی بی صاحبہ بیوہ منشی محمد ابراہیم صاحب ڈار محاسب جماعت احمدیہ گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے۔ اس میں سے بقایا حصہ جائداد مبلغ ۵۶/۱۳/۹ صدر انجمن احمدیہ کو دیکر بقیہ رقم مبلغ ۲۴۵/۳/۳ مجھے دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس کی نسبت اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۷۱۶ میں محمد بخش ولد نبی بخش قوم گگے زئی افغان پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۲۹۵ گ ب بیربانوالہ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

جائداد سابقہ موضع بھل چک تحصیل و ضلع گورداسپور اس جگہ میری زمین غیر منقولہ تعدادی ۱۸ گھماؤں ہے۔ اس کے عوضانہ میں پاکستان میں رقبہ چک ۲۹۵ گ ب میں تعدادی ۱۲ کیلہ جات عارضی الاٹ ہوئی ہے۔ اس کی آمد تقریباً ۱۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف نور محمد خاں سکرٹری مال چک ۲۹۵ گ ب بیربانوالہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد بخش ولد نبی بخش قوم گگے زئی افغان چک ۲۹۵ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ ضیاء الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ گ ب بقلم خود

گواہ شد:۔ خیر الدین ولد اللہ دتا سابقہ حال چک ۲۹۵ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

نمبر ۱۴۸۶۸ میں حاجی غلام حسن ولد میاں محمد بخش قوم زرگر خٹک پٹھان پیشہ پنشنر عمر چوراسی سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن بلاک ڈی ڈیرہ غازیخاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بندہ کی اس وقت کوئی منقولہ جائداد نہیں ہے غیر منقولہ درج ذیل ہے (۱) ایک مکان سکنی رقبہ ۲/۱ ۲ مرلے قیمت ایک ہزار روپیہ واقع بلاک ڈی ڈیرہ غازیخاں۔ (۲) تیس بیگھے اراضی چاہی نہری اور کوہی واقع موضعات یارو و باطلی و چھابری زیریں و چھابری بالا و اگائی شبانی تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں جس کی اندازاً قیمت چار ہزار روپیہ ہے (۳) ماہوار پنشن مبلغ تیس روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں اس جائداد مندرجہ بالا کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں علاوہ ازیں میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث اور مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں نے اپنی مندرجہ بالا غیر منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت مبلغ پانچ صد روپیہ نقد ادا کردی ہے۔ اور پنشن مندرجہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ لہذا وصیت نامہ لکھ دیا ہے تا سند رہے

العبد:۔ غلام حسن ولد میاں محمد بخش سکنہ ڈیرہ غازیخاں بلاک نمبر ڈی بقلم خود

گواہ شد:۔ خیر محمد امین جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

گواہ شد:۔ حسن اللہ خاں حجانہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

نمبر ۱۴۹۲۳:۔ میں ناصر احمد منیر ولد چوہدری عبداللطیف قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹/۲۸ تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سکھیکی ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے بذریعہ ملازمت تنخواہ و دیگر پرائیویٹ پریکٹس مجھے جو بھی آمد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میری اس وقت تنخواہ ۱۰۶/- روپیہ ماہوار ہے۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد موجود ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میرے ورثاء کو کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

العبد:۔ ناصر احمد منیر ڈسپنسر گورنمنٹ سول ڈسپنسری سکھیکی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں۔

گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی بقلم خود انسپکٹر سنٹرل ایکسائز پنڈی بھٹیاں۔

نمبر ۱۴۹۳۷:۔ میں سلیم اللہ ولد محمد عبداللہ قوم اعوان عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے صرف مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد ہے بوجہ ضعیفی کوئی اور ذریعہ آمد بھی نہیں ہے اس لئے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔

میری گذر اوقات میرے لڑکے کی آمد پر ہے اور وہ مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار خرچ کے لئے دیتا ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۲/۸ روپے ماہوار تا زیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کرتا رہونگا میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد سلیم اللہ بقلم خود

گواہ شد۔ عبدالرحمن نسیم بقلم خود ۲۵ البیت بلاک اوکاڑہ

گواہ شد:۔ قاضی عبدالحمید اسلم مینیجر باٹا شو سٹور۔ اوکاڑہ

نمبر ۱۴۹۸۰ میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد جمیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری منقولہ جائیداد صرف میرا حق مہر ہے جو ساڑھے پانچ صد روپیہ ہے جو میں بصورت زیور اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد یا آمد پیدا ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل زیورات درج ذیل ہے انام طلائی اڑھائی تولہ۔ چوڑیاں طلائی اڑھائی تولہ کل پانچ تولے۔ (محمد جمیل)

الامۃ رشیدہ بیگم

گواہ شد مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد محمد جمیل خاوند موصیہ۔ کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ

نمبر ۱۴۹۸۲ میں محمد یعقوب اسلم ولد حکیم محمد اسماعیل قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد صرف نقد ۱۰۰/- روپے ہے۔ جو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا، اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر بعد میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں جمع کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد محمد یعقوب اسلم دارالصدر ربوہ

گواہ شد۔ مقبول احمد ذبیح شاہد واقف زندگی۔ ربوہ

گواہ شد۔ حکیم محمد اسمٰعیل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۹۸۴ میں فریدہ انور بنت سید سردار حسین شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف نقد ۶۰/- روپے اور ۲/- روپے ماہوار جیب خرچ والدہ صاحبہ کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اس نقد رقم ساٹھ روپے اور دو روپے ماہوار جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر بعد میں کوئی مزید جائداد یا آمد پیدا کروں اور یا میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ فریدہ انور

گواہ شد۔ سید سردار حسین سیکرٹری تعمیر صدر انجمن احمدیہ ربوہ والد موصیہ

گواہ شد۔ خالد محمود شاہ برادر موصیہ ولد سید سردار حسین شاہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

سینما اور تماشے

(بقیہ صفحہ ۵)

آخر میں گھر کے برتن بیچ بیچ کر تماشے دیکھے
تم اگر اس میں پڑ گئے تو تباہ ہو جاؤ گے۔
مجھ پر اس دن سے ایسی دہشت بیٹھی کہ آج تک اس کا شوق نہیں ہوا۔

(آپ بیتی صفحہ ۳۷ و ۳۸)

نظارت ہذا اس نوٹ کے ذریعہ عہدیداران جماعت کو چوکس اور ہوشیار کرنا چاہتی ہے سینما اور تماشے انسان کو دین سے دور پہنچاتے ہیں۔ بلکہ ایسے تماشوں میں شامل ہونے والوں کا دین و دنیا دونوں تباہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایسے سب تماشوں سے اجتناب کرنا چاہئیے اور اس کے متعلق باقاعدہ نگرانی کا انتظام

حج بیت اللہ کیلئے روانگی

مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان کے والد محترم مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مع اہلیہ صاحبہ حج بیت اللہ شریف کے لئے ۱۴ جون ۵۸ء کو کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حج بیت اللہ کی برکات و فیوض سے نوازے۔

خاکسار
عبدالحفیظ ایڈووکیٹ ملتان

کریں اور اپنے بچوں کو محفوظ کریں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالحق خاں صاحب کاٹھ گڑھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ آنکھوں میں موتیا اترنے کی وجہ سے سر میں سخت درد رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

مشتاق احمد خاں چک ۲ ٹی ڈی اے
ضلع سرگودھا حال ربوہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴